گھڑی گئیں"[۶۰]۔

خود قازقوں کے ان تین لشکروں کی ہیئت ترکیبی اس بات کی کھل کر نشاندہی کرتی ہے کہ ان میں مختلف منگول اور ترک قبائل شامل تھے۔ لشکر بزرگ میں ازون (usun) قبائلی اتحاد کے علاوہ دس اہم قبائل شامل تھے۔ جن میں کنگلی (kangly)، دولات (Dulat)، البان (Al-ban)، سوان (Suan)، جالیر (Jalair)، یوستی (Usti)، سرجیلی (Srgeli)، چانیشکلی (Cha-nyshkly) اور چوپراشتی (Chopráshti) قبائل شامل تھے۔ یہ تمام قبائل لشکر بزرگ کے قازق علاقوں میں قازق لشکروں کی تشکیل سے سینکڑوں (اور بعض قبائل کی صورت میں ہزاروں) سال قبل سے آباد تھے۔ چنانچہ ان تمام قبائل کے ایک ہی مورث اعلیٰ کی اولاد ہونے سے متعلق کہانی کسی بھی صورت قابل قبول نہیں ہو سکتی۔ لشکر میانہ میں کیرے (Kerei)، نیمان (Naiman)، ارگین (Argyn)، قپچاق (Kipchak)، کونرات (Konrat) اور یواک (Uak) قبائل شامل تھے۔ ان قبائل میں کیرے اور قپچاق کے علاوہ تقریباً تمام کا تعلق منگول نسل سے ہے۔ خود کیرے قبائل کا ترکی الاصل ہونا بھی مشکوک ہے۔ یواک قبائل کی اصلیت کا تاحال کوئی پتہ نہیں چلایا جا سکا ہے۔ جبکہ کونرات قبائل انیسویں صدی کی ابتداء میں لشکر میانہ کے علاقوں سے ہجرت کر کے خوقند خانیت کے ازبک زراعت پیشہ قبائل میں شامل ہو گئے تھے۔

لشکر کوچک قبائل کے بجائے کنبوں اور خانوادوں کے اتحاد کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔ تاہم ان کنبوں کا بھی ایک ہی قبیلے سے تعلق ثابت نہیں ہو سکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لشکر میانہ کو الچن خاندانی اتحاد (Alchin clanic union) کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ لشکر کوچک میں کنبوں اور خانوادوں کا ایک اور گروہ بھی شامل تھا جس کو قازقی میں جدگیرا ("سات خاندان") کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ "سات خاندانوں" کے اس گروہ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انہوں نے الچن خاندانی اتحاد سے الحاق کر لیا تھا[۶۱]۔ یوں لگتا ہے کہ جب مختلف خاندانی اور قبائلی گروہ کسی خاص بااثر قازق سردار (یابے / بیگ) کی سرداری قبول کر لیتے تھے اور اس کے نام سے منسوب ہو جاتے تھے تو "قبائلی شجرہ نسب میں [مناسب فرضی] تبدیلیاں کر کے اس سردار سے ان کی رشتہ داری ثابت کر لی جاتی تھی"[۶۲]۔

قازقوں کا لشکر بوکے (یا لشکر اندرونی)

قازقوں میں انیسویں صدی کی ابتداء میں ایک اور لشکر کا بھی ظہور ہوا جسے لشکر بوکے

(Bukei Horde) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس لشکر کے ظہور کا پس منظر کچھ یوں ہے کہ اٹھارہویں صدی میں لشکر کوچک اور لشکر میانہ کو تابع فرمان کرنے کے بعد روسیوں نے ان کے علاقوں میں بتدریج روسی کوسیکوں کی آبادکاری شروع کر دی۔ انیسویں صدی کے اوائل تک قازق علاقوں میں روسی آبادکاری اتنی بڑھ گئی تھی کہ قازقوں کے لیے مویشیوں کے اپنے ریوڑوں کے لیے گرمائی اور سرمائی چراگاہیں ناکافی ہوگئی تھیں۔ قازقوں کی روایتی معیشت زوال پذیر تھی اور نتیجتاً ان کے سیاسی اور سماجی ڈھانچے توڑ پھوڑ کا شکار ہو رہے تھے۔ روسی حکومت کی طرف سے لشکر کوچک (سمال ہرڈ) کے علاقوں پر قبضہ مستحکم کرنے کے بعد اس لشکر کے خان نور علی کے بیٹے بوکے خان (Bukei khan) کی سربراہی میں (لشکر کوچک کے) ساڑھے سات ہزار خاندانوں کو ۱۱ مارچ ۱۸۰۱ء کو زار روس کے جاری کردہ ایک فرمان کے ذریعے وولگا۔ یورال ریجن کے نارپیسکی (Naryn peski) کے خطے میں آباد ہونے کی اجازت مل گئی۔ لشکر کوچک کے ان خاندانوں نے خان بوکے کی سربراہی میں یہاں اپنی ایک خود مختار خانیت قائم کی۔ بوکے خان ۱۸۰۱ء سے ۱۸۲۳ء تک اس خانیت کے سربراہ رہے۔ بوکے خان کی قیادت میں لشکر کوچک سے تعلق رکھنے والے ان خاندانوں کو انیسویں صدی کی ابتداء میں وولگا۔ یورال کے علاقوں میں آباد ہونے کی اجازت کی وجہ لشکر کوچک کے خان نور علی کی طرف سے روسیوں کی مکمل بالادستی قبول کرنا تھا۔ اس سے قبل لشکر کوچک کے گلہ بانوں کو سال کے صرف مخصوص اوقات میں اس علاقے میں اپنے مویشی چرانے کی اجازت دی جاتی تھی۔ لشکر بوکے کے پڑوس میں اورنبرگ اور استراخان کی روسی صوبائی حکومتیں تھیں لیکن اسے ان میں سے کسی کی بھی براہ راست ماتحتی میں نہیں دیا گیا۔ اس کے بجائے روسیوں نے بوکے خان کو محدود خود مختاری دے کر روسی حکومت کے لیے کارٹ ٹیکس، (چھکڑہ یا گاڑی ٹیکس) جمع کرنے کا پابند بنایا۔ اس ٹیکس کی شرح پچاس کوپیک فی چھکڑہ تھی۔ ۱۸۱۷ء میں بوکے خان کے بڑھاپے کی وجہ سے اسے اقتدار میں جہانگیر خان کو شریک کرنا پڑا۔ ۱۸۲۳ء میں بوکے خان کے مرنے کے بعد جہانگیر خان (دور اقتدار: ۱۸۲۳ء-۱۸۴۵ء) لشکر بوکے کا خان منتخب ہوا۔ لشکر بوکے کا دارالسلطنت خانسکایا سٹاوکا (Khanskaia Stavka) نامی قصبہ تھا جو جلد ہی ایک بڑی تجارتی منڈی بن گیا۔ لشکر بوکے کو لشکر اندرونی (Innar Horde) کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے کیونکہ اس کی تشکیل وولگا۔ یورال کے اندرونی علاقوں میں ہوئی۔ لشکر بوکے لشکر کوچک کے تقریباً دس فیصد خاندانوں پر مشتمل تھا اور اس کے علاقے کی زرخیزی کی وجہ سے یہاں کے باشندوں کے مویشیوں کی تعداد بیس سالوں میں آٹھ گنا بڑھ گئی

تھی۔ لشکر بوکے کی اس خوشحالی کی خبریں سن کر لشکر کوچک کے دیگر خاندانوں نے بھی اس علاقے کی طرف ہجرت کرنا شروع کر دی جس کے نتیجے میں اس محدود علاقے کی چراگاہوں اور زرخیز زمینوں پر آبادی کا دباؤ بڑھنے لگا۔ چنانچہ انیسویں صدی کی تیسری دہائی میں لشکر بوکے کے خاندانوں کی لشکر کوچک کے علاقوں کی طرف واپسی شروع ہو گئی۔ اسی دوران لشکر بوکے میں اقتدار کے لیے رسہ کشی شروع ہو گئی تھی اور اندرونی خلفشار بڑھنے لگا تھا جس کی وجہ سے اس کے اندرونی معاملات میں روسی مداخلت بڑھنے لگی تھی۔

۱۸۴۵ء میں خان جہانگیر کی وفات کے بعد روسیوں نے بوکے لشکر میں خان کے عہدہ کو ختم کرتے ہوئے نیا نظام متعارف کرایا۔ جہانگیر خان کے بھائی عادل بوکے اولی خان کی قیادت میں ایک چار رکنی عبوری انتظامی کونسل کی تشکیل کی گئی۔ اس کونسل میں دو ماتحت سلطانوں (شوکے نور علی خان اولی اور بوکے خان اولی) کے ساتھ ساتھ روسی وزارت برائے سرکاری جائیداد کے ایک اہل کار کو بھی نمائندگی دی گئی۔ بعد میں بوکے لشکر میں اختیارات کی مزید تقسیم کا نظام متعارف کرایا گیا اور قبائلی سالاروں (clan commanders) کی سربراہی میں متعدد ذیلی یونٹ قائم کیے گئے۔ ۱۸۵۳ء تک ان تمام سالاروں کو (لشکر کی) مرکزی حکومت کی عبوری کونسل میں رکنیت دے دی گئی۔ ۱۸۵۸ء میں کونسل کے ممبران کی تعداد ۲۴ تک پہنچ گئی تھی اور اب یہ ''سالار'' اپنے آپ کو سلطان کہلانے لگے تھے۔ ان میں سے اکثریت کا تعلق بوکے خاندان سے تھا۔ اس دوران روسی قازقوں کے دیگر لشکروں کو تابع فرمان کرنے میں کامیاب ہو چکے تھے۔ چنانچہ ۱۸۵۸ء میں انہوں نے سٹیپ کے قازق علاقوں میں مزید انتظامی اصلاحات کے لیے اگناتییف کو علاقے کا سروے کرنے کے لیے بھیجا۔ اگناتییف کی رپورٹ کی روشنی میں ۱۸۶۳ء میں سٹیپ اور ترکستان کی نئی مقبوضات میں نیا انتظامی نظام متعارف کرانے کے لیے ایک سپیشل کمیشن کا قیام عمل میں آیا[۶۳]۔ ۱۸۶۳ء تک چونکہ قازقستان کے تمام علاقوں پر روسیوں کا قبضہ مستحکم ہو چکا تھا اس لیے اس کے بعد کے حالات پر بحث سے قبل قازق متحدہ مرکزی خانیت کی تاریخ اور اس کے بعد مختلف لشکروں میں خود مختار خانیتوں کے ساتھ روسی تعامل (interaction) کے مطالعہ کی طرف واپسی ضروری معلوم ہوتی ہے۔

خود مختار قازق خانیتوں کے ظہور کا پس منظر

خان قاسم (۱۵۰۹ء-۱۵۱۸ء) کے عہد تک قازق خانیت ایک مکمل وحدت کے طور پر برقرار رہی۔ اس کے دور میں قازق خانیت کی حدود میں زبردست توسیع ہوئی اور نتیجتاً